ماہی گیری کے محکمے کو ساحلی گشت کے لیے 12 نئی کشتیاں مل گئیں، ساحل پر 2025 میں 9 مقامات پر نگرانی کے مراکز قائم کیے جائیں گے

ساحل پر 21 نئی کشتیاں، 8 مقامات پر نگرانی کے مراکز

ساحلی بندر (پ ر) محکمۂ ماہی گیری نے ساحل پر غیر قانونی شکار روکنے کے لیے 12 نئی کشتیاں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ منگل کو ساحلی بندر میں ہونے والی تقریب میں محکمے کے ڈائریکٹر جنرل کیپٹن (ریٹائرڈ) نوید اختر ملک نے بتایا کہ ان کشتیوں پر 21 عملہ تعینات ہوگا جو گہرے پانی میں گشت کریں گے۔ ان کے مطابق 2025 میں ساحل پر 9 مقامات پر نگرانی کے مراکز قائم کیے جائیں گے تاکہ سمندر میں ہونے والی سرگرمیوں پر نظر رکھی جا سکے۔

تقریب میں محکمے کے ڈپٹی ڈائریکٹر (آپریشنز) محترمہ ثمینہ ارشد قریشی نے بتایا کہ نئی کشتیوں میں جدید مواصلاتی آلات اور تیز رفتار انجن نصب کیے گئے ہیں تاکہ عملہ کم وقت میں زیادہ فاصلہ طے کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہمارا عملہ اب صرف ساحل پر نہیں رہے گا، وہ سمندر میں جا کر شکاری کشتیوں کو روکے گا اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔“ ان کے مطابق گزشتہ سال صرف ساحلی پٹی پر 47 کشتیاں پکڑی گئیں جو ممنوعہ جالوں سے شکار کر رہی تھیں۔

محکمے کے مطابق نئی کشتیوں کی تعیناتی کے بعد ساحلی علاقوں میں گشت کا دائرہ کار 60 ناٹیکل میل تک بڑھ جائے گا جو پہلے 35 میل تھا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر نے بتایا کہ ہر کشتی پر ایک افسر اور 3 اہلکار تعینات ہوں گے جو ریڈار اور سیٹلائٹ فون سے لیس ہوں گے۔ ان کے مطابق ہر مرکز پر 24 گھنٹے کام ہوگا اور ہنگامی صورت میں عملہ 30 منٹ کے اندر روانہ ہو سکے گا۔

تقریب میں ماہی گیروں کی نمائندہ تنظیم ساحلی ماہی گیر اتحاد کے صدر حاجی عبدالرشید مہتر نے کہا کہ کشتیوں کی تعیناتی خوش آئند ہے لیکن عملے کی تربیت اور تنخواہوں پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہمارے نوجوان سمندر کو اچھی طرح جانتے ہیں، انہیں صرف کشتی چلانا سیکھنا ہے۔“ محکمے نے اس تجویز پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

(صفحۂ اوّل سے جاری)

ہیں۔ ڈپٹی کمشنر ساحل پور نے بتایا کہ ضلع میں 2 نئے ٹرانسفارمر نصب کیے گئے ہیں جن سے 1 ہزار 1 سو 4 گھروں کو بجلی ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم نے کوشش کی ہے کہ کسی علاقہ کو یہ محسوس نہ ہو کہ وہ باقی شہر سے کٹ گیا ہے۔“ ان کے مطابق ہر یونین کونسل میں ایک ریلیف کیمپ قائم کیا گیا ہے جہاں ادویات، خشک راشن اور پینے کا صاف پانی دستیاب ہے۔

ڈپٹی کمشنر نے بتایا کہ ضلع میں 14 ریسکیو کشتیاں اور 3 ہیلی کاپٹر تعینات کیے گئے ہیں۔ ان کے مطابق ہر تحصیل میں ایک ریسکیو ٹیم 24 گھنٹے کام کر رہی ہے اور ہنگامی صورت میں عملہ 30 منٹ کے اندر روانہ ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ”ہمارے پاس کشتیاں کم ہیں لیکن ہم نے ہر کشتی کو اس طرح تیار کیا ہے کہ وہ کم پانی میں بھی چل سکے۔“ ان کے مطابق ضلع میں 9 مقامات پر عارضی پناہ گاہیں قائم کی گئی ہیں جن میں 2 ہزار افراد کی گنجائش ہے۔

محکمہ صحت کے ڈاکٹر نوید اختر ملک نے بتایا کہ سیلاب کے بعد ضلع میں اسہال اور بخار کے کیسز میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم نے 12 طبی کیمپ لگائے ہیں اور روزانہ 1 ہزار مریض دیکھے جا رہے ہیں۔“ ان کے مطابق ہر کیمپ میں ایک ڈاکٹر، 2 نرسیں اور ادویات کا مفت سٹاک موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم نے 5 ہزار پانی کے پیکٹ بھی تقسیم کیے ہیں۔“ محکمہ صحت کے مطابق ضلع میں 60 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں۔

(صفحۂ اوّل سے جاری)

ہے۔ ڈپٹی کمشنر ساحل پور نے بتایا کہ ضلع میں 3 ہزار 2 سو 40 ایکڑ فصل متاثر ہوئی ہے جس میں زیادہ تر کپاس اور چاول کی فصل شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم نے محکمہ زراعت کو ہدایت کی ہے کہ متاثرہ کسانوں کا ریکارڈ مرتب کیا جائے تاکہ انہیں معاوضہ دیا جا سکے۔“ ان کے مطابق ضلع میں 18 ہزار کسان رجسٹرڈ ہیں جن میں سے 7 ہزار کے کھاتے بینک سے منسلک ہیں۔

محکمہ زراعت کے ڈپٹی ڈائریکٹر محمد یونس بلوچ نے بتایا کہ کپاس کی فصل 40 فیصد اور چاول کی فصل 25 فیصد متاثر ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”کپاس کا ٹینڈر گل چکا تھا اور چاول کی فصل کٹائی کے قریب تھی۔“ ان کے مطابق محکمہ زراعت کے 12 افسر اور 48 اہلکار فیلڈ میں کام کر رہے ہیں اور روزانہ رپورٹ جمع کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم نے کسانوں سے کہا ہے کہ وہ کٹائی روک دیں تاکہ نقصان کا درست اندازہ لگایا جا سکے۔“

ڈپٹی کمشنر ساحل پور نے بتایا کہ ضلع میں 9 مقامات پر عارضی پناہ گاہیں قائم کی گئی ہیں جن میں 2 ہزار افراد کی گنجائش